اور سپر پاورز کی نگاہوں میں آبادی کی یہ "خطرناک پٹی" کل خدائی نظامِ عدل و امن و اخوت کا سرچشمہ بھی بن سکتی ہے۔

۹ — ہمارے پاکستان میں اگرچہ حالات قدرے بہتر ہیں، لیکن حکومت اور بیوروکریسی پر سپر پاورز کے ذریعے عیسائیت کا دباؤ رہتا ہے۔ یہاں بھی شفاخانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں مشنری اسکول عیسائیت کی شفاف سی جھلی میں لپٹی ہوئی مغربی فکر اور مغربی تہذیب اور مغربی برتری کی تعلیم مسلمان شاہین زادوں کو دے کر انہیں خاکبازی سکھانے میں محو ہیں۔ آئندہ نسلوں کے پاس نہ اپنا مذہب رہے گا، نہ اپنی تہذیب، نہ اپنی زبان، اور یہی نسل سپر پاورز کی اشیرباد کے ساتھ حکمران اور کارپرداز ہوگی۔ بیچارے اسلام کو ان سے کس خیر کی امید ہوسکتی ہے۔

یہ لوگ ہمارے ہاں (اور جس بھی ملک میں شراب ممنوع ہو) اقلیتی مذہبی آزادی کے نام پر شراب کے پرمٹ حاصل کرتے ہیں اور پھر اس شراب کو مسلمانوں میں پھیلا کر ان میں بداخلاقی کو بھی عام کرتے ہیں اور احکامِ مذہب کے احترام کا خاتمہ بھی۔

ہمارے یہ پیارے بھائی وقتاً فوقتاً اپنی تعداد بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ تاہم تبلیغی مساعی سے زیادہ تولیدی مساعی کام کرتی ہیں اور باہر سے درآمد بھی ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح چند دوسری اقلیتیں بھی ہمارے اندر ایسی ہیں جن کی خاندانی منصوبہ بندی ایسی ہے کہ تعداد کو زیادہ سے زیادہ بڑھاؤ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ خاندانی منصوبہ بندی ایک سیاسی ہتھیار بھی ہے کہ جو مسلمانوں کے خلاف اور مسلمانوں کے معاندین کی تقویت کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ یہاں کی چند پُرعزائم اقلیتیں جب اسی نہج پر کام کریں گی۔ اور مسلمانوں کے لیے خاندانی منصوبہ بندی کو اسلام کا چھٹا رکن بنا دیا جائے گا تو چند برس بعد یہاں کا تناسبِ آبادی خوفناک حد تک بدل جائے گا۔ خدانخواستہ ممکن یہ بھی ہے کہ پاکستان کے اندر سے ایک مخالفِ پاکستان قوت ابھر کر بالادست بن جائے۔ اِدھر ہمارے دانشورانِ معیشت آبادی کو صرف خوراک کے مسئلے کے تعلق سے سوچتے ہیں، بلکہ سوچتا بھی کون ہے ع

چشمِ نرگس مست و ساقی مست و ہم پیمانہ مست

کیا آپ اس صلیبی جنگ کی وسعتوں اور اس کے نتائج و اثرات کو سمجھ کر کوئی راہِ عمل

سکتے ہیں۔ افسوس کہ غالب قوتوں کے جادو نے آپ کے سوچنے کے قویٰ کو اس طرح معطل کر دیا ہے کہ جیسے ہیروئن کے نشے سے ہوتا ہے۔ آپ سوچیں گے بھی تو وہی کچھ جو اصل سوچنے والے سوچتے ہیں۔ ہمارے دردمند شاعر نے کیا خوب کہا:

؎ انھی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں	زباں میری ہے بات اُن کی
انھی کی محفل سنوار رہا ہوں	چراغ میرا ہے رات اُن کی

(باقی آئندہ)

احتیاط

ترجمان القرآن میں ضرورتِ استدلال کے لیے آیات و احادیث شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ جن اوراق پر آیات و احادیث ہوں، ان کا خاص احترام ملحوظ رکھیں۔

(ادارہ)

حکمتِ سیّد مودودیؒ

(۱)

پہلے یومِ استقلال پر قوم کے نام پیغام

یوم دستور (یوم استقلال)، ہماری قومی تاریخ کا نہایت اہم دن ہے۔ اس دن سے ہم اپنی زندگی کی ابتدا ایک ایسی آزاد قوم کی حیثیت سے کر رہے ہیں، جس نے آئینی طور پر خدا کی حاکمیت کا اقرار کیا، اور اقتدار کو اس کی طرف سے ایک مقدس امانت مان کر استعمالِ اقتدار کے لیے اس کے مقرر کردہ حدود کی پابندی قبول کی ہے۔ آج دُنیا کی تمام قوموں کے درمیان ہم وہ تنہا قوم ہیں جس نے اپنے دستورِ مملکت کے سرنامے پر یہ اعلان ثبت کیا ہے کہ ہم جمہوریت آزادی، مساوات، رواداری اور اجتماعی انصاف کے اُس تصور پر عمل کریں گے جو اسلام نے ہم کو دیا ہے۔ اس لحاظ سے آج کا دن ہمارے لیے صرف ایک مبارک دَور کا آغاز ہی نہیں ہے بلکہ ایک سخت آزمائش کے دَور کی ابتدا بھی ہے۔ ہم نے خدا اور خلق، دونوں کے سامنے اپنے آپ کو امتحان کی کسوٹی پر رکھ دیا ہے۔ اب دُنیا بھی یہ دیکھے گی اور دُنیا کا مالک بھی یہ دیکھے گا کہ ہم اپنے اس قول میں کہاں تک صادق اور مخلص ہیں۔

میں اس یومِ جمہوریہ پر اپنی قوم کو مبارک باد بھی دیتا ہوں کہ اور اس کے ساتھ ساری قوم سے اور اس کے ہر عنصر اور ہر گروہ سے یہ اپیل بھی کرتا ہوں کہ وہ تمام چھوٹے چھوٹے مفادات، تعصبات اور اختلافات کو نظر انداز کر کے اپنی توجہات اس مُلک میں ایک مثالی

اسلامی نظام قائم کرنے پر مرکوز نہ کر دے۔ ہم سب کی دنیا اور آخرت کا انحصار اس پر ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور کردار کو درست کریں، اپنے فرض کو پہچانیں اور نیک نیتی کے ساتھ وہ طرزِ عمل اختیار کریں جس کو ہم اپنے ایمان اور ضمیر کے مطابق حق جانتے ہوں۔ ہمارے حکام کو، ہماری سیاسی پارٹیوں اور ان کے لیڈروں کو، ہمارے علما کو، ہمارے تاجروں اور صنعت کاروں کو، ہمارے زمینداروں اور سرمایہ داروں کو، ہمارے تعلیم یافتہ لوگوں اور عوام کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں سب کو اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ ان کا مستقبل پاکستان کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور پاکستان کا مستقبل اہلِ پاکستان کی سیرت و کردار کے ساتھ وابستہ۔ اگر ہم خدا ترسی دیانت، انصاف، فرض شناسی، منظم محنت و جفاکشی اور اسلام کے اصولوں کی مخلصانہ پیروی اختیار کریں تو ہماری یہ مملکت تھوڑی ہی مدت میں دنیا کی امامت و رہنمائی کے مقام پر پہنچ سکتی ہے۔ (ایشیا۔ لاہور۔ ۲۸ مارچ ۱۹۵۶ء)

---

(۲)

قراردادِ مقاصد کے معنی

(پاس شدہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء)

قراردادِ مقاصد

اس قرارداد میں کیا تھا؟ اس کی توضیح کے لیے میں اس کے وہ حصے لفظ بہ لفظ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو ہماری اس بحث سے متعلق ہیں:۔

"چونکہ تمام کائنات کی بادشاہی صرف اللہ وحدہ لاشریک کے لیے ہے اور چونکہ وہ اقتدار ایک مقدس امانت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے باشندگانِ پاکستان کے ذریعے سے ریاستِ پاکستان کو اس لیے سونپا ہے کہ وہ اس اقتدار کو اس کی مقرر کی ہوئی حدوں کے اندر استعمال کرے۔ لہٰذا یہ دستور ساز اسمبلی باشندگانِ پاکستان کی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے آزاد و خود مختار ریاست پاکستان